968

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(112)/2012/544. Dated 13th February 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday 15th February 2012 at 10.00 AM in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated Lahore, the 12th February 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

970

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،15۔فروری 2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) بینک آف پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 55 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بینک آف پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے خزانہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بینک آف پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

2۔ آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد

(اے) قواعد کی معطلی کے لئے تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ متذکرہ قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے ذیلی قاعدہ (2) کی مقتضیات معطل کی جائیں تاکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل 144 کی ضمن (1) کے تحت قرارداد پیش کی جائے جس میں مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو ڈرگز اور ادویات کو منضبط کرنے کے لئے قانون سازی کا اختیار دیا جائے۔

(بی) قرارداد پر غور وخوض اور منظوری

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 144 کی ضمن (1) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:۔

"صوبائی اسمبلی پنجاب قرارداد پیش کرتی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی آرٹیکل 144 کی شرائط کے تابع مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) ڈرگز اور ادویات سے متعلقہ امور بذریعہ قانون منضبط کرے۔"

971ٍ

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	:	پی پی۔150
2۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے		پی پی۔138
3۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان، ایم پی اے		پی پی۔2
4۔	سیدہ ماجدہ زیدی، ایم پی اے		ڈبلیو۔353

3۔ کابینہ

1۔ چودھری عبدالغفور : وزیر منصوبہ بندی و

ترقیات

معدنیات و کانیں*

2۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت

المال

اور محنت*

3۔ ملک ندیم کامران : وزیر زکوٰۃ و عشر امداد باہمی اور

بہبود آبادی*

- مورخہ 3۔مارچ2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس مورخہ 14۔مارچ2011تفویض کیا گیا۔
- مورخہ 15۔مارچ2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس مورخہ(15۔فروری2012)تفویض کیا گیا۔

972

4۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت،امداد باہمی،لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ جنگلات،ماہی گیری و جنگلی حیات،سیاحت وترقی تفریحی مقامات اور آبپاشی وقوت برقی

5۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر تجارت وسرمایہ کاری

6۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر جیل خانہ جات

7۔ جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق،اقلیتیں،ترقی خواتین سماجی بہبود، خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*

8۔ رانا ثناء اللہ خان : وزیر قانون وپارلیمانی امور،زکوٰۃ وعشر* ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی، داخلہ،پبلک پراسیکیوشن ،مواصلات وتعمیرات اور مال*

9۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن : وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و سکول ایجوکیشن، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، ٹرانسپورٹ*

973ِ

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
3۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ وعشراور بیت المال
4۔	جناب ظفراقبال ناگرہ	:	ہاؤسنگ وشہری ترقی
5۔	جناب افتخاراحمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
6۔	سردار محمدایوب خان گادھی	:	تحفظ ماحولیات
7۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
9۔	جناب محمدآجاسم شریف	:	آبکاری ومحصولات
10۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
11۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
12۔	جناب غلام نبی	:	
13۔	رانامحمدارشد	:	سیاحت
14۔	جناب احسن رضاخان	:	خواندگی وغیررسمی بنیادی تعلیم
15۔	جناب عامرسعیدانصاری	:	جیل خانہ جات
16۔	سردار میربادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
17۔	سردار شیرعلی خان گورچانی	:	کالونیزواشتمال اراضی

18۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

974

19۔ جناب آصف منظور موہل : زراعت
20۔ جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق و اقلیتیں
21۔ ڈاکٹر سعید الہیٰ : صحت

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب اشتر اوصاف

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

975

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

بدھ15۔فروری2012

(یوم الاربعاء،22۔ربیع الاوّل1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر12بج کر13منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

سُوْرَۃُ الْجُمُعَة آیات 1 تا 4

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب اللہ) کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ (حقیقی) پاک (ذات) زبردست حکمت والا ہے(1) وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں اُنہی میں سے (محمدؐ کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو اُن کے سامنے اُس کی آیتیں پڑھتے اور اُن کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے(2) اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (اُن کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں) سے نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہے(3) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔(4)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد روف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر
ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود اُنہی کو پکاریں گے ہم دور سے
راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے
جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا
بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے
خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے
ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے
اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جاکے واپس نہیں آئیں گے
ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے
اے مدینے کے زائر خدا کے لئے
داستانِ سفر مجھ کو یوں مت سنا
دل تڑپ جائے گا بات بڑھ جائے گی
میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
3۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان، ایم پی اے	پی پی۔2
4۔	سیدہ ماجدہ زیدی، ایم پی اے	ڈبلیو۔353

جناب سپیکر: جی، اب ایڈوائزری کمیٹی میں ہمارا ایک فیصلہ ہوا ہے تو اس کے مطابق یہ تحریک آپ کو سنا دیتا ہوں۔

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 51 اور 52 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے براہ راست سرکاری کارروائی کا آغاز ایجنڈا پر موجود قرارداد سے کیا جائے گا۔ آج کے ایجنڈا کا item آئین کے آرٹیکل 143 کے تحت قرارداد موجود ہے وزیر قانون پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔"

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the requirement of sub-rule (2) of Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under rule 234 of the Rules

ibid, for taking up a Resolution under clause (1) of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan authorizing Majilis-e-Shoora (Parliament) to legislate in order to regulate drugs and medicines."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirement of sub-rule (2) of Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for taking up a Resolution under clause (1) of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan authorizing Majlis-e-Shoora (Parliament) to legislate in order to regulate drugs and medicines.

The motion moved and the question is:

"That…

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ یہ جو قرارداد پیش کی جا رہی ہے اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہو لیکن یہ بات پوری قوم اور صوبہ کے عوام کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں کہ یہی قرارداد باقی صوبوں نے تقریباً ایک سال پہلے پاس کر کے وفاقی حکومت کو بھیج دی ہے۔ یہ برق رفتار وزیراعلیٰ صاحب جو آج پھر تشریف نہیں لائے، ان کی [******] کا اندازہ لگائیں کہ جو کام باقی تینوں صوبوں نے ایک سال پہلے کر لیا ہے ان کو اب یاد آیا ہے۔ یہ ہمارے لاء منسٹر صاحب جو اپنے آپ کو بڑا قابل اور عقل کل سمجھتے ہیں یہ چیف منسٹر صاحب جو one man اور superman ہیں جو سمجھتے ہیں کہ پوری دنیا کی طاقت مجھ میں ہے، یہ پنجاب اسمبلی میں موجود مسلم لیگ (ن) کے ایم پی ایز کو سمجھتے ہیں کہ یہ سب کے سب [***] ہیں اور ان میں سے کسی پر ان کو کوئی اعتماد نہیں ہے۔ اس [******] وزیراعلیٰ کی ایک اور [***] پوری قوم کے سامنے آ گئی ہے کہ

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 980 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ایک سال پہلے ہونے والا کام موصوف کو آج یاد آیا ہے۔ یہ صرف وفاقی حکومت کی راہ میں رُکاوٹیں ڈالنے کی سازش ہے۔ اسی طرح اسلحہ لائسنس کی اجازت کے لئے تینوں صوبوں نے سمری منظور کر کے بھیج دی ہے کہ وزیر اعظم اور نادرا کے پاس اختیار ہو اور چیف سیکرٹری پنجاب وہاں جا کر وعدہ کر کے آئے کہ ہم یہ سمری بھیج دیں گے، باقی صوبوں کے چیف سیکرٹریوں نے اپنے وزراء اعلیٰ سے یہ سمری منظور کرا کے بھیج دی لیکن جب اس مغل بادشاہ، شہزادے کے پاس چیف سیکرٹری سمری لے کر گئے تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے اختیارات کسی کو کیوں دوں؟ اس طرح صوبہ چل رہا ہے اور اس House کے دن بھی اس لئے پورے نہیں کئے گئے کہ ایک سازش ہو رہی تھی کہ یہ اسمبلیاں ٹوٹ جائیں گی، ہمیں دن پورے کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ سازش کی جا رہی تھی کہ اسمبلیاں تڑوالیں گے اور دن پورے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اتنے باقی دن پڑے ہیں کہ ان کو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ دن ہم کس طرح پورے کریں گے؟ اس کے علاوہ ان کے [******] دیکھیں کہ لاء منسٹر صاحب نے اس House میں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا چارج میرے پاس ہے۔ آج میرے سب بھائیوں کے پاس یہ کاغذ پڑا ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ میں رانا ثناء اللہ صاحب کا نام نہیں ہے۔

(ایوان میں ایک کاغذ لہراتے ہوئے)

جناب سپیکر! پورے House کے سامنے یہ آپ سے مذاق کرتے ہیں، یہ جھوٹ اور اتنا بڑا جھوٹ کہ اسی floor پر ہم سے وعدہ کیا گیا کہ وزیر اعلیٰ آئیں گے اور اگلے دن بحث کو wind up کریں گے، وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ میں نے نہیں آنا، کل سنا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے فیصلہ کیا کہ کل میں ضرور اجلاس میں جاؤں گا اور جب رات کو ticker چلا تو انہوں نے کہا کہ ticker چل گیا ہے پتا نہیں کیا ہو جانا ہے اس لئے میں نے نہیں جانا۔ وہ وزیر علیٰ جو ایک ticker سے ڈرتا ہو اس نے صوبہ کے عوام کی کیا خدمت کرنی ہے؟ صوبہ کا Chief Executive ایک ticker کی مار ہے، ایک ticker کی مار وزیر اعلیٰ جس کو غلطی سے ہم نے منتخب کیا ہے، یا اللہ ہمیں اپنی اس غلطی کی معافی دے، آئندہ کبھی ایسے نا اہل آدمی کو منتخب نہیں کریں گے۔ ایک سال پہلے ہونے والا کام یہ آج کر رہے ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ ملک کے سب سے بڑے 62 فیصد آبادی والے صوبے کے وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر قانون صاحب مسکراتے کس بات پر ہیں، کیا یہ اپنی [***] پر مسکراتے ہیں یا اپنی [***] کی وجہ سے مسکراتے ہیں؟ انہوں نے

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 980 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

صرف اور صرف وفاقی حکومت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنا ہوتی ہیں۔1988 والی حکومت میں بھی انہوں نے رکاوٹیں کھڑی کیں اور1985 والی حکومت میں انہوں نے محمد خان جونیجو کے خلاف بھی سازش کی، محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف بھی یہ پنجاب سے سازشیں کرتے رہے۔اس کے بعد میاں محمد شہباز شریف بھی سازشیں کرتے رہے اور کسی بھی وفاقی حکومت کے ساتھ ان کی آج تک نہیں بنی۔ صوبے اور وفاق کے درمیان لڑائی ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ہم اس قرارداد کو پاس کرنے کے لئے ان کا ساتھ ضرور دیں گے لیکن ایک سال سے سوئے ہوئے بچے کو جاگنے پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! محترم اپوزیشن لیڈر جنہوں نے اس Resolution کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میرے بھائی سے اکثر ایسے ہو جاتا ہے کیونکہ تیاری ان کی ہوتی نہیں ہے اگر ہو بھی تو یہ اپنے آپ کو focus نہیں کر سکتے اس لئے یہ ادھر ادھر کو نکل جاتے ہیں۔ میں جو یہ کہتا ہوں کہ میرے اپوزیشن لیڈر [*****] تو وہ یہی ہوتا ہے کہ یہ ادھر ادھر کی باتوں میں پڑ جاتے ہیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! وزیر قانون جو [*****] اس کو بند کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے وزیر قانون کے خلاف شیم، شیم کی نعرہ بازی کی)

جناب سپیکر: دونوں اطراف سے نازیبا الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں پوری صداقت سے پوری سچائی سے اور پورے یقین سے کہتا ہوں کہ یہ جو interruption انہوں نے کی ہے خدا کی قسم یہ کسی اور کو کرنی چاہئے تھی یہ بھی انہوں نے بہت بڑی [*****] یہ ان کو نہیں کرنی چاہئے تھی ان کو آرام سے بیٹھنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب والا! یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ بھی بہت کچھ کہتے ہیں، اب اس بات کو چھوڑیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! آپ دیکھ لیں، ہماری طرف سے اس مسئلے پر cooperation کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے گئے ہیں۔ میں میڈیا سے بھی کہتا ہوں کہ مہربانی کرکے جو الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں ان کو تحریر میں نہ لایا جائے۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہماری طرف سے تعاون ہو رہا ہے اور اس کے جواب میں وزیر قانون کیا فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جب قائد حزب اختلاف بول رہے تھے تو کسی نے interruption نہیں کی۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے صرف اس بات کو رجسٹر ڈ کروانا تھا کہ آج ہم آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت ایک Resolution پاس کرنے جا رہے ہیں۔ محترم قائد حزب اختلاف نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے متعلق personal remarks دیئے ہیں اس کا اس Resolution سے یا اس پر ہونے والی بات سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور انہوں نے جو کچھ بھی کہا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل irrelevant تھا۔ اب میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ کیا تھا کیونکہ اس پر ان کو اعتراض ہے کہ میں وہ لفظ استعمال نہ کروں۔ انہوں نے relevant بات صرف ایک کی ہے، انہوں نے یہ فرمایا کہ یہ Resolution آپ ایک سال بعد لا رہے ہیں اور آپ نے اسے ایک سال پہلے کیوں پیش نہیں کیا جبکہ دوسرے صوبوں نے یہ Resolution ایک سال پہلے پاس کر دیا۔ حقائق کے لحاظ سے یہ بات درست ہے کہ دوسرے صوبوں نے یہ Resolution آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت پہلے ہی پاس کر دیا تھا۔ میرے پاس اس کی تاریخ بھی آ گئی ہے 11-06-30 سے پہلے انہوں نے یہ Resolution پاس کر دیا تھا۔ میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ اس میں پنجاب گورنمنٹ کی یا وزیر اعلیٰ پنجاب کی کوئی غفلت ہے اور نہ ہی تجاوز سے کام لیا ہے۔ اس بارے میں جو ground realities ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ کے تین بڑے ہسپتال ہیں شیخ زائد ہسپتال جو کہ یہاں لاہور میں واقع ہے دوسرا جناح ہسپتال کراچی میں ہے اور اسی طرح ایک تیسرا ہسپتال کوئٹہ میں ہے۔ یہ بات on record ہے اور آپ اس میں دیکھیں کہ غفلت کس کی ہے، ہٹ دھرمی کس کی ہے اور معاملات کو

بگاڑنے میں delay کرنے میں قصور کس کا ہے؟ اس طرح صوبہ سرحد میں بھی ایک فیڈرل ہسپتال ہے۔ 30-06-11 کو ان ہسپتالوں کا Administrative Control ان صوبوں کو transfer کر دیا گیا۔ Administrative Control transfer ہونے کے بعد ان صوبوں نے Resolution پاس کئے ہیں جن کی تاریخیں بھی میرے پاس موجود ہیں اگر محترم قائد حزب اختلاف چاہیں تو اس کو check کر لیں۔ وہی کام جو اٹھارویں ترمیم کے تحت دوسرے صوبوں کو ایک سال پہلے Administrative Control دے دیا گیا۔ ایک سال delay کرنے کے بعد ہمارے بار بار کے مطالبات کے بعد کل رات شیخ زائد ہسپتال کا Administrative Control پنجاب گورنمنٹ کو transfer ہوا ہے۔ پنجاب کے چیف منسٹر نے فیڈرل گورنمنٹ سے یہ کہا تھا کہ یہ جو آپ ایک distinction create کر رہے ہیں غیر مساوی سلوک کر رہے ہیں اس کو ختم کریں۔ جب آپ اسے ختم کریں گے تو پنجاب اسمبلی بھی Resolution پاس کرے گی۔ آج یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ غلط تھے، آپ نے اپنی غلطی کی ایک دن پہلے correction کی ہے تو اس کے بعد ہم within twenty four hours اجلاس بلا کر Resolution پاس کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اب تو ہم اچھی طرف چل رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب والا! قائد حزب اختلاف نے وزیر اعلیٰ کے بارے میں جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ کارروائی سے حذف کروا دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! یہ جو وزیر قانون نے [****] ماری ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پھر وہی الفاظ استعمال کر رہے ہیں مجھے ان کو حذف کرنا پڑے گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! یہ اکثر [****] مارتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: میری دونوں حضرات سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر آپ پارلیمانی الفاظ استعمال کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! یہ تو قبضہ گروپ ہیں ابھی رات کو ان کو شیخ زید ہسپتال کا قبضہ ملا ہے باقی ہسپتالوں کا بھی انہوں نے بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ 46 ہزار لوگوں کو انہوں نے

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈینگی کے ذریعے مارا ہے۔اب یہی کچھ شیخ زید ہسپتال میں بھی کریں گے۔یہ قبضہ گروپ وہاں پر بھی اس قسم کی[****]مارے گا۔میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اگر اس ہسپتال کا قبضہ لئے بغیر Resolution پاس کر دیتے تو کیا آسمان گر جاتا۔صرف قبضے کے لئے انہوں نے اسے روکے رکھا ہے یہ ان کی[***] ہے [***] ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب والا! اس پر میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں یہ ایک اہم issue ہے اور ہم اسے support کریں گے۔

جناب سپیکر: بات یہی ہے جس پر میں اب question put کرنے لگا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب والا! ہمیں بھی اس پر تقریر کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس پر تقریر کرنے کی اجازت کیسے دے دی جائے؟ آپ نے تو اس کو unanimous کہہ دیا ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: ایسے ٹھیک نہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ہم کوئی غلط بات نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ جو کرنا چاہتے ہیں کریں لیکن آپ نے Resolution پر خود کہا ہے کہ ہم اسے admit کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ کے Chamber میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ قائد حزب اختلاف Resolution پر بات کریں گے اور میں ان کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگر اب اس میں باقی ممبران کی تقاریر شروع ہو گئیں تو پھر یہ بات لمبی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ موجود تھے اور آپ کو سمجھنا چاہئے۔جی، مہربانی۔

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirement of sub-rule (2) of Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for taking up a Resolution under clause (1) of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan authorizing Majlis-e-Shoora (Parliament) to legislate in order to regulate drugs and medicines."

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت چاہتے ہیں لہذا تحریک پیش کریں۔

آئین کے آرٹیکل (1)144 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I move:

"That leave be granted to move a Resolution under clause (1) of Article 144 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the leave be granted to move a Resolution under clause (1) of Article 144 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور گنتی کی گئی)

تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

The motion moved and question is:

"That the leave be granted to move a Resolution under clause (1) of Article 144 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

اب وزیر قانون اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل (1)144 کے تحت

منشیات وادویات کے متعلق معاملات کو منضبط کرنا

MINISTER FOR LAW AND PARLIMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab resolves that the Majlis-e-Shoora (Parliament) may, by law, regulate matters relating to drugs and medicines in terms of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab resolves that the Majlis-e-Shoora (Parliament) may, by law, regulate matters relating to drugs and medicines in terms of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

چونکہ اس کی مخالفت کسی نے نہیں کی لہذا

The Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab resolves that the Majlis-e-Shoora (Parliament) may, by law, regulate matters relating to drugs and medicines in terms

of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

(The motion was unanimously carried.)

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد):جناب سپیکر!میری ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر:جی،قائد حزب اختلاف!حکم۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد):جناب سپیکر!ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ میں نے اور راناثناء اللہ صاحب نے بات کرنی ہے۔اب قرارداد پاس ہو گئی ہے میں اس پر سارے House کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر:آپ سب کو مبارک ہو۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد):میری آپ سے گزارش ہے کہ ہمارے دو ممبران میجر ذوالفقار صاحب اور اشرف سوہنا صاحب کو پانچ پانچ منٹ بات کرنے کی اجازت دے دیں۔آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر:چلیں،لیڈر آف اپوزیشن کی بات مان لیں۔ان کو بات کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!میری عرض بھی سن لیں۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!مجھے اس بات کا احساس ہے اور میں یہاں بیٹھا دیکھ رہا تھا کہ محترم ممبر قائد حزب اختلاف سے اس بات پر ناراض تھے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کی request جائز ہے۔آپ ان دونوں صاحبان کو بات کر لینے دیں لیکن اس کے جواب میں ہماری طرف سے بھی دو صاحبان کو بات کرنے کی اجازت دے دیں۔اب میرے خیال میں چودھری صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر:افضل صاحب!میں آپ کو بھی ٹائم دوں گا۔منڈا صاحب اور رانا ارشد صاحب کو بھی بات کرنے کے لئے پانچ پانچ منٹ ہوں گے۔

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!میں تو چند منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں اس ایوان کے حوالے سے ساری قوم اور اس ایوان میں بیٹھی ہوئی تمام سیاسی پارٹیوں کو بیسویں ترمیم پاس ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

چودھری ظہیر الدین خان: چونکہ آپ نے حکم صادر فرمایا ہے کہ میں نے پانچ منٹ کے اندر اسے wind up کرنا ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک کے اندر تمام کے تمام جمہوری ادارے ارتقائی منازل طے کر رہے ہیں اور اپنے اس evolution process کے اندر جو بہت سخت رویے تھے ان میں تبدیلی بہت ناگزیر تھی اور ضروری تھی، جب good sense prevail کرتی ہے تو تمام قدم معاشرے کی بہتری کی طرف اٹھتے ہیں۔ ہمارے یہی ایوان خواہ وہ federating units سے ہیں یا federation کے ہیں جب تک political parties کی قیادت کو confidence میں نہیں لیا جاتا۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House. Order in the House. I say order in the House.

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سمجھتے ہوئے کہ سیاست کوئی پیشہ نہیں ہے ہر پیشے کا شخص سیاست کرتا ہے لیکن یہاں پر اپنی social volunteer service کی extension کے طور پر اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو پھر یہاں بہتری کی طرف اٹھنے والے قدم کے ساتھ کسی قسم کی ضد نہیں ہونی چاہئے۔ مرکز کے اندر تمام قیادتوں نے جو role play کیا ہے وہ ایک بہت احسن role تھا اس پر میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بیسویں amendment کے بعد قوم کو جو fair and free election کے مواقع ملے ہیں اس سے ان کو اپنے اچھے قائدین اور اچھے نمائندگان منتخب کرنے کے بہت اچھے مواقع ملیں گے۔ میں آپ کی اور اس ایوان کی وساطت سے قوم کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ ووٹرز اپنے اچھے نمائندے بھیجیں اور اس بات کو مد نظر رکھیں کہ کس نے وہاں پر کتنا contribute کیا ہے اور کتنا participate کیا ہے۔ اگر خاندانی سیاست competitive نہیں ہے، اگر وہ اپنے آپ کو ثابت نہیں کر رہی تو اس کو چھوڑیں کہ یہ خاندانی آدمی ہے اس لئے اسے ضرور آگے لائیں، سب کے لئے کھلا competition ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس روش کو چھوڑا جائے کہ ہر ہارنے والا دھاندلی کی بات شروع کر دے، جب ہم جیتے تھے اِدھر تھے یا اُدھر تھے مگر دھاندلی کا تکرار

کسی طرف سے ختم نہیں ہوا لیکن ان amendments نے یہ ثابت کیا ہے کہ قوم کے تمام نمائندے اب اس بات پر آمادہ ہیں کہ ہم نے fair and free الیکشن کی طرف بڑھنا ہے۔

جناب والا! جس طریقے سے ہمارا ایوان چلایا جاتا رہا ہے، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چار سال گزر گئے ہیں۔ آٹھ فروری کے بعد اب اسمبلی کے الیکشن کو چار سال سے اوپر عرصہ ہو گیا ہے اگر ہم نے اپنے رویوں کو اس ایوان کے اندر اور مرکزی ایوان کے اندر بہتر نہ کیا اور ہم نے decencies کو اپنا شعار نہ بنایا تو پھر آنے والی نسلوں کے لئے ہم کوئی اچھی روایات چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہم ایک بہتر مستقبل کی طرف قدم اٹھائیں گے۔ ہمیں قانون سازی کی طرف آنا چاہئے اور قانون سازی کے ذریعے قوم کو بہتر راستے دکھانے چاہئیں۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے honourable وزیر قانون کی اس بات کو rebut کروں گا کہ ہمیں اپنے قائد حزب اختلاف سے کوئی مسئلہ تھا یا ہم ان سے کسی بات پر جھگڑ رہے تھے۔ اجلاس کے دوران ہماری مشاورت ہوتی رہتی ہے لیکن ہمارا کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے کیونکہ leader تو leader ہی ہوتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ہم اپنے قائد حزب اختلاف کا انتہائی احترام کرتے ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر ہم اپنے قائد حزب اختلاف کے behalf پر کوئی commitment دیتے ہیں، اگر ہم حکومتی بنچوں یا پاکستان مسلم لیگ (ق) کو کوئی یقین دہانی کراتے ہیں تو ہمیں یہ اعتماد ہوتا ہے کہ ہمارا قائد ہماری بات کو honour کرے گا۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ پچھلی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اندر وزیر قانون صاحب نے ہمیں یہ assurance دی تھی کہ پی آئی سی کے اندر جو اموات ہوئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: .Attentive please منسٹر صاحبان! گوندل صاحب کی بات توجہ سے سنیں کیونکہ آپ نے جواب دینا ہو گا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! پچھلی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ کے دوران ہمیں وزیر قانون صاحب نے یہ assurance دی تھی کہ پی آئی سی میں جعلی ادویات کی وجہ سے ہلاکتوں

کے بارے میں ہونے والی بحث کو وزیر اعلیٰ صاحب سمیٹیں گے اور اب تک ہونے والی انکوائری اور probed report کے حوالے سے اس House کو اعتماد میں لیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ آج دوبارہ وزیر قانون صاحب نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں جس بے بسی اور کمزوری کا اظہار کیا ہے اس پر مجھے انتہائی افسوس ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی کمزوری کو مضبوطی میں تبدیل کرنے کے لئے کسی خاص ادویات کی ضرورت ہے جو کہ ان کو مہیا کی جانی چاہئیں تاکہ Leader of the House ان کی طرف سے کرائی گئی یقین دہانی کو پورا کریں جو کہ انہوں نے اس House میں عوام کے نمائندوں کو کرائی ہے۔ وزیر اعلیٰ اپنی اس بات پر اصرار نہ کریں کہ چونکہ مجھے House میں قاتل اعلیٰ کہا جاتا ہے اس لئے میں اس ایوان میں نہیں جاؤں گا۔

جناب سپیکر! البتہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اس House کے سپیکر ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس سے پچھلے اجلاس میں بھی ہمیں ایک commitment دی تھی کہ ہم حزب اختلاف کے حلقوں کے funds release کریں گے۔ یہ کسی ایم پی اے کے ذاتی funds نہیں بلکہ یہ حلقے کی عوام کے funds ہیں اور یہ ان کا حق ہے۔ جس طرح وفاقی حکومت نے صوبوں کے حقوق ان کو واپس دیئے ہیں اسی طرح صوبائی حکومت بھی ہمارے حلقوں میں عوام کے funds کو release کرے لیکن وزیر قانون اس مسئلے پر بھی کمزوری اور بے بسی کا اظہار کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک Drugs Regulatory Authority کا تعلق ہے تو ہم اس قرارداد کو پیش کرنے پر آپ اور اس ایوان کے تمام ممبران کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اسی طرح بیسویں آئینی ترمیم کے پاس ہونے پر ہم قومی اسمبلی اور پوری قوم کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اب ہمارے ملک میں ایک independent الیکشن کمیشن ہو گا جو کہ شاید انڈین الیکشن کمیشن سے بھی زیادہ empowered ہو گا اور انشاءاللہ اب ہم الیکشن میں دھاندلی کو روک سکیں گے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ Drugs Regulatory Authority قائم کرنے کے لئے اگر شیخ زید ہسپتال ہی مسئلہ تھا تو وفاقی حکومت نے انا کی خاطر تاخیر نہیں کی بلکہ ہم یہ بات on record رکھنا چاہتے ہیں کہ شیخ زید ہسپتال 70s میں ذوالفقار علی بھٹو شہید کے initiative اور یو اے ای کے تعاون سے بنا ہے۔ خصوصی طور پر Ruler of Abu Dhabi کے تعاون اور انہی کے نام پر یہ ہسپتال بنایا گیا ہے۔ اس ہسپتال کو چلانے کے لئے اُس وقت سے لے کر اب تک Abu-Dhabi سے economic assistance آتی رہی ہے اور شاید اب بھی آ رہی ہے۔ بیرون ممالک سے جو بھی funds آتے ہیں ان کو regulate کرنے کے لئے Economic

Affairs Division کام کرتا ہے جو کہ وفاقی حکومت کا ادارہ ہے۔چونکہ ان funds کے flow کے لئے problem تھا جس کو overcome کرنے میں تھوڑا وقت لگا اس لئے شیخ زید ہسپتال صوبہ پنجاب کو پہلے handover نہیں کیا جا سکا جبکہ پشاور اور کراچی کے ہسپتال وفاقی حکومت کے directly اپنے control میں تھے اور اس میں کسی foreign assistance or foreign economic aid کی ضرورت نہیں تھی اس لئے وہ جلد صوبوں کو handover کر دیئے گئے۔وفاقی حکومت نے کبھی بھی کسی معاملے کو انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ باقی تین صوبے کہتے ہیں کہ ہمیں Arms control کے لئے نادرا کے تعاون کی ضرورت ہے،خاص طور پر جبکہ دہشت گردی کی activities ہمارے ملک میں کافی پھیلی ہوئی ہیں تو اس کو کنٹرول کرنے کے لئے وفاقی حکومت کے تعاون کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر:گوندل صاحب!وقت کی پابندی کیجئے۔آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے اس لئے مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل:جناب سپیکر!یہاں پر پی۔آئی۔سی میں جعلی ادویات کے باعث مرنے والے لوگوں کے معاملے کو بھی وزیر اعلیٰ نے اپنی انا کا مسئلہ بنایا ہوا ہے۔اسی طرح وہ Arms control کی سمری پر بھی دستخط کرنے سے انکاری ہیں۔

جناب سپیکر:گوندل صاحب!آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا:جناب سپیکر!میرا وقت بھی گوندل صاحب کو دے دیں۔

جناب سپیکر:سوہنا صاحب!کیا آپ کا وقت گوندل صاحب کو دے دیں؟

جناب محمد اشرف خان سوہنا:جی،ہاں۔

جناب سپیکر:چلیں،ٹھیک ہے۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل:جناب سپیکر!Drugs Regulatory Authority کے حوالے سے ہم یہ سوال پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا وزیر اعلیٰ صاحب یہ انتظار کر رہے تھے کہ پی۔آئی۔سی اور باقی ہسپتالوں کے اندر سو سے زیادہ ہلاکتیں ہوں،لوگ یتیم ہوں،خواتین بیوہ ہوں تب یہ Drugs Regulatory Authority کے حوالے سے قرار داد لے کر آئیں گے؟اسی طرح وزیر اعلیٰ اس House میں آنے سے کیوں reluctant ہیں،کیا وہ چاہتے تھے کہ عوام اور اپوزیشن ان کو قاتل

وزیراعلیٰ کے طور پر یاد کریں؟اس صوبے میں drugs کی وجہ سے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں، کچھ ڈکیتیوں میں مارے جارہے ہیں اور کچھ ڈینگی بخار کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ہماری یہ دعا ہے کہ اگلے الیکشن میں ان تمام لوگوں کے قتل کے ذمہ دار وزیراعلیٰ سے جان چھوٹ جائے اور یہ صوبہ genuine good governance پر چلے۔وزیر قانون صاحب claim کرتے ہیں کہ Home Department کے معاملات وہ دیکھ رہے ہیں تو پھر اس circulate کئے گئے کاغذ پر بھی ان کا نام لکھا جانا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر!میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے حلقوں کے عوام کے حقوق کے لئے اپنا role play کیا ہے۔ہم اس کے لئے آپ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر:آپ کی مہربانی، شکریہ۔میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل:جناب سپیکر!ہم on the floor of the House یہ بتانا چاہتے ہیں کہ now onwards اگر ہمارے حلقوں کی عوام کے حقوق ان کو نہ دیئے گئے تو پھر اس ایوان کو مزید چلانے میں حکومت کو مشکل پیش آئے گی۔ہم یہاں پر صرف باتیں کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔اس طریقہ سے یہ House نہیں چلے گا اور ہم یہ House اس وقت تک نہیں چلنے دیں گے جب تک کہ ہمارے عوام کے حقوق ان کو نہیں مل جاتے۔جب تک ہمیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ پی۔آئی۔سی میں اتنے زیادہ لوگ کیوں جاں بحق ہوئے ہیں اور ان کی بیواؤں کا کیا قصور تھا؟وہاں پر جو medicines mix کی گئیں، جو expired medicines دی گئیں ان کے ذمہ داروں کے خلاف اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے؟ جب تک ہمیں یہ نہیں بتایا جائے گا اس وقت تک اس House کی کارروائی نہیں چلے گی۔سیکرٹری محکمہ صحت in papers کوئی اور ہے جبکہ اندھیرے میں کام کوئی اور صاحب کر رہے ہیں۔اسی طرح سیکرٹری ٹو چیف منسٹر کوئی اور ہے لیکن یہاں اسمبلی کی سیڑھیوں پر حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے ممبران کا مانیٹر کسی اور کو مقرر کیا گیا ہے۔ان سے تو اپنے ممبران کنٹرول نہیں ہوتے اور اس کے لئے انہیں توقیر شاہ کو بلانا پڑتا ہے تو ہم اس غیر جمہوری روّیے کے خلاف احتجاج کریں گے اور اس کے بعد House کی کارروائی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر:آپ کا شکریہ۔جی، رانا افضل صاحب!

رانا محمد افضل خاں:جناب سپیکر!آپ کا شکریہ اور میں آج آپ کا خاص طور پر شکریہ اس لئے بھی کرنا چاہوں گا کہ آپ پارلیمانی پارٹیوں کی میٹنگ میں جو فیصلے کرتے ہیں اُس کے بعد ہم مجبور ہو جاتے ہیں

کہ ہم لیڈر آف دی اپوزیشن کی باتیں سُنیں اور سُنتے ہی چلے جائیں اور اُن کا جواب ہی نہ دے سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج لیڈر آف دی اپوزیشن کے اپنے ساتھیوں نے اُن کی باتوں پر عدم اعتماد کرتے ہوئے آپ سے request کی کہ وہ بھی بولنا چاہتے ہیں اور آپ نے اُس کے صلے میں ہمیں بھی ٹائم دیا۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ ان پابندیوں کی وجہ سے ہم بہت ساری باتیں سُننے پر مجبور ہو جاتے ہیں جو باتیں سُننے کے قابل نہیں ہوتیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن ہاؤس کے اندر کافی غیر پارلیمانی الفاظ اور "پنجابی" الفاظ استعمال کرتے ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی یا اپوزیشن پارٹی کے بہت سے ممبران اس وجہ سے ایوان کے ماحول سے غیر مطمئن ہیں۔ میں لیڈر آف دی اپوزیشن سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ relevant رہیں تو اُن کی عزت میں بھی اضافہ ہوگا۔ آج پورے پنجاب کے اندر وزیر اعلیٰ کو کوئی شخص قاتل وزیر اعلیٰ نہیں کہہ رہا، یہاں تک کہ جن خاندانوں کے قیمتی افراد پی آئی سی والے حادثے میں اپنی جان گنوا بیٹھے ہیں اُن میں سے کسی ایک نے وزیر اعلیٰ کو قاتل نہیں کہا۔ اس House میں اگر ایک اقلیت ایسی بات کرتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ سوائے اپنا تمسخر اُڑوانے کے کچھ اور حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے لیکن اُن کی اس غیر ذمہ دارانہ لفاظی کا خمیازہ تمام ممبران بھگتتے ہیں تو میں آپ کے توسط سے لیڈر آف دی اپوزیشن کو بالخصوص اور چند ایک دوسرے hawks جن کا بولنے کو بہت دل کرتا ہے وہ ضرور بولیں اور ہم اُن کو بولنے سے نہیں روک سکتے لیکن اگر وہ relevant رہیں تو اس کے اندر ہم سب کی عزت بڑھے گی۔

جناب سپیکر! میں آج یہاں پر بیسویں ترمیم کو پاس کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں بالخصوص قومی اسمبلی کے لیڈر آف دی اپوزیشن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس بیسویں ترمیم کو پاس کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے دو ایسے اہم معاملات کو بھی اس ترمیم کا حصہ بنوایا اور اُن کی اس کاوش کو آج پوری قوم سکون کے ساتھ دیکھتی ہے کہ الیکشن کمیشن کے آزادانہ انتخاب اور الیکشن کمشنر کے منتخب کئے جانے کے process کو فیصلہ کیا گیا ہے کیونکہ جب الیکشن ہونے کے بعد اس پر انگلیاں اُٹھائی جاتی ہیں اور ہم تمام جمہوری process کو discredit کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آج بیسویں ترمیم کے ذریعے یہ اقدام اُٹھایا گیا کہ الیکشن کمیشن متفقہ ہوگا اور اُس کے بارے میں پہلے ہی فیصلے کئے جائیں گے یہ ایک ایسا احسن اقدام ہے جو جمہوریت کو پاکستان میں مضبوط کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ نگران حکومت جس نے الیکشن کروانا ہوتا ہے وہ اُس جج کی حیثیت رکھتی ہے جو جمہوریت کو تقویت بخشتی ہے اور الیکشن کو جائز ثابت کرتی ہے۔ میں قومی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس پر

متفقہ فیصلہ کرنے پر ہم چند دن لیٹ تو ہوئے لیکن اس اہم چیز کے اوپر یہ فیصلہ ہو گیا کہ نگران حکومت کس طریقے سے بنے گی اور اس پر بعد میں اعتراض نہیں ہوں گے اس بات کو ہم نے پہلے ہی طے کر لیا یہ جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لئے ایک بہترین اور احسن اقدام ہے۔

جناب سپیکر! میں آج یہاں پر پاکستان کی خارجہ پالیسی کے حوالے سے صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ آج امریکہ کے ایوانوں میں بلوچستان کے مسئلہ کو اُچھالا جا رہا ہے۔ قومی اسمبلی کے اندر پاکستان کی خارجہ پالیسی کے حوالہ سے قرارداد پاس کر کے ایک اچھا اقدام اُٹھایا گیا ہے جس پر میں قومی اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس قرارداد میں امریکہ کے اندر اس بحث کو ناجائز قرار دیا، اس پر protest کیا اور امریکہ کو اس چیز کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے کہ وہ ہمارے معاملات کے اندر مداخلت کرے۔

جناب سپیکر! اپوزیشن ممبران نے ڈینگی کے حوالہ سے ذکر کیا میں یہاں پر ایک بار پھر آپ کے توسط سے یہ بتانا چاہوں گا کہ دنیا کے ساٹھ ممالک میں ڈینگی کی وباء پھیلی ہوئی ہے اور ہم اب اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ حکومت پنجاب اب تک دو سو سے زیادہ لوگوں کو ڈینگی کے اوپر تربیت دے چکی ہے اور ڈینگی پر ابھی سے اقدامات شروع ہو گئے ہیں۔ اس وقت تمام اضلاع کے اندر ڈینگی کے اوپر کام شروع ہو گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس آفت کو روک لیا جائے گا۔ میں یہاں پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آج مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے بھائی جو ابھی بات کر رہے تھے یہ بے چارے چار سال سے وزارت کی انتظار میں ہیں لیکن ان کو وزارت ملنی نہیں ہے۔ انہوں نے ان نالائق اور جاہل حکمرانوں کی جتنی خوشامد کی ہے اس پر میں انہیں ضرور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ کسی اور جماعت میں جائیں گے تو شاید ان کو وزارت مل جائے لیکن یہاں پر ایسی اُمید نہ رکھیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے وہاں پر کھڑے ہو کر اور آپ نے اس کرسی پر بیٹھ کر یہ وعدہ کیا تھا کہ اپوزیشن ممبران کو 80/80 لاکھ روپے ترقیاتی فنڈز ملیں گے۔ میں نے تو پہلے کہا ہے کہ یہ چیف منسٹر ہاؤس جا کر باہر چپڑاسی کے پاس بیٹھ کر آ جاتے ہیں لیکن یہ آپ کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں کہ آپ کے کہنے کے باوجود اور آپ کی طرف سے اپوزیشن کو یقین دہانی کرانے کے باوجود یہ ہمارے ترقیاتی فنڈز جاری نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میری بات سُنیں، میرا آپ کے ساتھ اتنا وعدہ نہیں ہوا آپ کے ساتھ اُن کا ڈائریکٹ وعدہ ہوگا۔آپ خود کسی جگہ پر گئے ہوئے تھے وہاں پر آپ کی ان کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی تو وہاں پر آپ نے یہ بات کی تھی اور یہی بات آپ نے مجھے بتائی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ نے بھی ترقیاتی فنڈز دینے کا وعدہ کیا تھا تو آپ اپنا وعدہ پورا کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر "شیم، شیم" کی نعرہ بازی کی)

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ وقت ضائع کیا جا رہا ہے اس کو فیصل آباد کے گھنٹہ گھر پر لے جا کر تقریریں کروائی جائیں۔ یہ اس چیز کے اہل ہی نہیں ہیں کہ یہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہوں۔ انہوں نے پورے House کا ماحول خراب کر رکھا ہے تو میری استدعا ہے کہ آپ اپنے فیصلے کو بدلیں اور اس لیڈر آف دی اپوزیشن کو بدلیں اور اس سے انہی کا فائدہ ہوگا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے اکابرین سے میری یہ استدعا ہے کہ اپنے اس لیڈر آف دی اپوزیشن کو کسی اکھاڑے میں استعمال کریں وہاں پر یہ بہتر طور پر deliver کر سکیں گے۔

MR SPEAKER: Order please. Order please. Order please. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr, Speaker, I move:

> "That the Bank of Punjab (Amendment) Bill 2011, as recommended by Standing Committee on Finance, be taken into consideration at once."

کورم کی نشاندہی

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! House میں کورم نہیں ہے، گنتی کرائی جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اب کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، آدھ گھنٹے کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر ایک بج کر50 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(112)/2012/546. Dated 16th February 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. February 15, 2012 (Wednesday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 15th February, 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"